REGD No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲؍

جلد ۴۸/۱۳ | ۸ وفا ۱۳۳۸ھش ۸ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور مری سے بخیریت نخلہ پہنچ گئے۔ کل دن بھر طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ جولائی۔ آج رات دس بجے راولپنڈی سے بذریعہ فون صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو طبی رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مورخہ ۳/۷/۵۹ حضور اقدس کی طبیعت دن بھر بے چین رہی۔ رات کو نیند بھی اچھی طرح نہیں آئی۔ مورخہ ۴/۷/۵۹ کو صبح پونے سات بجے حضور اقدس معہ خدام مری سے روانہ ہوئے اور پونے دو بجے کے قریب نخلہ پہونچے۔ راستہ باوجود شدید بارش کے خدا کے فضل سے خیریت سے گزرا۔ ۵/۷/۵۹ کو سفر کی وجہ سے کافی کوفت رہی مگر بعد آرام طبیعت بہتر ہو گئی اور رات نیند اچھی آگئی۔ آج ۶/۷/۵۹ کی صبح کو حضور کی طبیعت بہتر تھی۔ اور دن بھر بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص طور پر بہتر رہی۔ کچھ وقت کے لئے اعصابی ضعف ہوا۔ احباب حضور کی کامل صحت اور لمبی زندگی کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں ؎

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۶ جولائی ۱۹۵۹ء

ربوہ کے گردونواح میں سیلاب کی صورت حال

ربوہ اور لالیاں کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ گئی

ربوہ ۷ جولائی۔ اگرچہ ربوہ کا اصل شہر اردگرد کے علاقے سے بیس بائیس فٹ بلند ہونے کے باعث سیلاب سے بالکل محفوظ ہے۔ لیکن اردگرد کے دیہات کل شام سے ہی زیر آب آچکے ہیں۔ اور ابھی تک پانی کی سطح برابر بلند ہو رہی ہے۔ پانی سرگودہا جانے والی بڑی سڑک پر سے گزر کر دوسری طرف تیزی سے جا رہا ہے۔ اور سڑک احمد نگر تک زیر آب ہے۔ ربوہ اور لالیاں کے درمیان پانی کے بہاؤ کی وجہ سے ریلوے لائن بھی ٹوٹ گئی ہے۔ اس طرح لائل پور اور سرگودہا کے درمیان ہر قسم کی ٹریفک معطل ہو چکی ہے۔ ربوہ کے نشیبی محلوں میں سے دارالیمن کے شرقی سرے میں پانی داخل ہونے سے کچھ مکان زیر آب آگئے ہیں۔ دارالصدر غربی کا حفاظتی بند ابھی تک محفوظ ہے۔ اور خدام اس پر گزشتہ رات سے ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی پارٹیاں پوری طرح حرکت میں آچکی ہیں اور سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سرگودہا والی سڑک پر بلّیوں کے ساتھ رسے باندھ کر مسافروں کو پانی میں سے بخیریت گزارا جا رہا ہے۔ چناب کے ریلوے پل پر پانی کی سطح ۱۹۵۷ء کے سیلاب سے کہیں زیادہ بلند ہو چکی ہے۔ (خدام کی امدادی سرگرمیوں کی ابتدائی رپورٹ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

خدام الاحمدیہ خدمت خلق کیلئے تیار ہو جائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

اس سال غیر معمولی طور پر برسات کے شروع میں ہی سیلاب کا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور پنجاب کے سارے دریاؤں میں عدیم المثال طغیانی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ ایسے سیلابوں میں جانوں اور مالوں کا بے پناہ نقصان ہوا کرتا ہے۔ بے شمار جانیں ضائع جاتی یا زخمی ہوتی ہیں جن میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں اور بیماروں اور پھر خصوصیت سے غریبوں اور بے سہارا لوگوں پر زد پڑتی ہے۔ اور یہی وہ طبقہ ہے۔ جو زیادہ ہمدردی اور زیادہ امداد کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اجناس کے ذخیروں اور مکانوں اور مکانوں کے سامانوں اور راستوں اور پلوں اور ریلوں اور مویشیوں وغیرہ کے نقصان کا تو کوئی حد و حساب ہی نہیں رہتا۔ پس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حسب سابق اس موقعہ پر آگے آئیں۔ اور مخلوق خدا کی خدمت کا ثواب کمائیں ڈوبتے ہوؤں کو بچائیں۔ ملبہ کے نیچے دبے ہوؤں کو نکالیں۔ زخمیوں کو دوائیں مہیا کریں۔ بھوکوں کو کھانا کھلائیں۔ شکستہ مکانوں کی مرمت کریں۔ مصیبت زدہ لوگوں کو حفاظت کے مقامات تک پہنچائیں۔ اور مویشیوں اور سامانوں کو ضائع ہونے سے بچائیں اور جہاں جہاں حکومت کو یا بے یار و مددگار لوگوں کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو۔ ان کی مدد کو فوراً پہونچیں۔ اور اس امداد میں مذہب و ملت کا کوئی لحاظ نہ رکھیں۔ ہمارا خدا سب کا خالق و مالک ہے۔ پس اس کی مخلوق کو جہاں بھی اور جیسی بھی امداد کی ضرورت ہو۔ خدام الاحمدیہ بحیثیت بندگان خدا کی طرح لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجانے چاہئیں۔ ومن کان فی عون اخیہ کان اللّٰہ فی عونہ۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۷/۷/۵۹ء

درخواست دعا۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ؎

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۸ جولائی ۱۹۵۹ء

بنارس کی مسجد

بھارت میں بعض ہندو فرقہ پرست یہ سوال اٹھا رہے ہیں۔ کہ بنارس کی ایک مسجد جو عالمگیر نے بنائی تھی۔ چونکہ ان کے خیال میں یہ ایک مندر کی جگہ پر بنائی گئی تھی اس لئے اس کو اب پھر مندر میں تبدیل کر دیا جائے۔ اسی طرح بعض اور مساجد کے متعلق بھی ایجی ٹیشن کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے فرقہ وارانہ سوالات اٹھانے سے بہت سی بدامنی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اول تو کوئی وجہ نہیں کہ جس صورت میں بعض مذہبی مقامات اس وقت موجود ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی کی جائے خواہ ایسے مقامات کہیں بھی بنائے گئے ہوں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ دو مذہب کے لوگوں میں خواہ مخواہ باہمی نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر لوگ واقعی پوجا پاٹ اور عبادت کے شائق ہیں تو انہیں بغیر موجودہ مقامات کی نوعیت میں تبدیلی کئے نئے مندر اور نئی عبادت گاہیں بنا لینی کوئی مشکل نہیں ؛

پھر اس مسجد کے بارے میں یہ امر فیصلہ کن حد تک اہم ہے۔ کہ عالمگیر مسلمہ طور پر ایک پابند مذہب انسان تھا۔ اس لئے ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا ہو۔ جس کی دین اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اس کا خاص طور پر مذہبی خیالات کا ہونا جہاں شاید بعض لوگوں کو اس بات کے ماننے کی طرف مائل کرتا ہو۔ کہ عالمگیر نے مندر گرا کر یا گرے ہوئے مندر پر مسجد تعمیر کروا دی تھی۔ وہیں ہمارے خیال کے مطابق یہی امر صریحاً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عالمگیر آخری شخص ہو سکتا ہے۔ جو مندر گرا کر مسجد تعمیر کرتا۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ایک حقیقی مسلمان ایسا گناہ کرے۔ وہ مذہب جو حضرت عمرؓ جیسے خلیفہ وقت کو باوجود پادریوں کی اجازت کے کسی کلیسا میں نماز پڑھنے سے اس وجہ سے روکتا ہے۔ کہ کہیں مسلمان بعد میں اس کو مسجد نہ بنا لیں۔ کیا ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے مذہب کا ایک مقتدر پیرو جو دین کی پوری واقفیت رکھتا ہو۔ ایسی غلطی کرے گا کہ ایک بنے بنائے مندر کو گرا دے یا گرے ہوئے مندر کی جگہ پر بجبر مسجد تیار کر دے۔ جاہل لوگ تو ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن عالمگیر ایسے پائے کے متدین شخص سے کسی طرح ایسی توقع نہیں ہو سکتی۔ اگر عالمگیر بنارس میں مسجد تعمیر کرنا چاہتا تھا۔ تو وہ اس گناہ کرنے کی بجائے کسی دوسرے مقام پر مسجد تعمیر کر سکتا تھا؛

پھر تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ عالمگیر بے شک ایک مذہبی انسان تھا۔ مگر وہ ایک سیاست دان بھی تھا۔ ایک چھوٹی سی مسجد کے لئے وہ اپنی ہندو رعایا کو خواہ مخواہ اپنے خلاف کیوں کرتا؟ تاریخ سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ عالمگیر نے کئی مندروں کو جاگیریں دے رکھی تھیں۔ کیا ایسا روادار سمجھدار سنجیدہ اور فہمیدہ انسان اپنے مذہب کے اصولوں کی خلاف ورزی کے علاوہ اپنی رعایا کی دلآزاری کر سکتا تھا۔

ان وجوہات کی بناء پر ہم نے کبھی یقین نہیں کیا کہ عالمگیر نے ایسی غلطی کی ہو۔ ہمارے اس قول کی تائید مندرجہ ذیل اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔

"بابو شری کرشن ورما ایک فاضل ہندو ہیں۔ انہوں نے کاشی وشوناتھ کا مختصر تذکرہ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس کتاب میں ورما جی نے ہندو مذہب کی قدیم کتاب "کاشی کھنڈ" سے ثابت کیا ہے۔ کہ جس مقام پر آج جامع مسجد ہے اس جگہ وشوناتھ مندر کبھی تھا ہی نہیں۔ ورما جی نے لکھا ہے کہ:۔

"ہم ہندوؤں کے یہاں پوران گرنتھ سب سے زیادہ پرانی اور سچی تاریخ ہے۔ افسوس ہے کہ اس پرانی تاریخ کے ہوتے ہوئے اس میں مندر کا پتہ نہیں تھا۔ اور ہم مسجد ہی کو پرانا مندر سمجھے ہوئے ہیں۔"

(مرقع بنارس صفحہ ۲۸)

ایک اور مقام پر ورما جی رقمطراز ہیں:۔

"اگر مسجد قدیم وشوناتھ مندر کی جگہ پر ہے تو کاشی کھنڈ سچی نہیں۔ اور اگر کاشی کھنڈ معتبر کتاب ہے۔ تو جامع مسجد وشوناتھ جی کے مندر کی جگہ پر نہیں ہے۔"

(مرقع بنارس صفحہ ۱۷)

"آرکیولاجیکل سروے آف انڈیا" کے مصنف جلد اول پر لکھتے ہیں۔

"یہ مسجد غلطی سے قدیم وشوناتھ مندر کی جگہ بتائی جاتی ہے۔"

(مرقع بنارس صفحہ ۲۱۵)

(تسنیم ۲ جولائی ۱۹۵۹ء)

یہ تحقیقات ایک ہندو کی ہے کسی مسلمان کی نہیں۔ اس بات کی تائید مندرجہ ذیل موسر سے اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔

"مولانا واعظ الرحمٰن بہاری ۱۹۱۹ء میں مسجد گیان باپی کے مدرسہ کی مدرسی اور مسجد کی پنج وقتہ نماز کی امامت پر متعین ہو کر آئے تھے۔ ہر چیز کو شوق اور تجسس سے دیکھ رہے تھے۔ مسجد کی پشت پر ایک قباتی مسجد بھی ہے اس میں پرانے زمانے کا ملبہ پڑا ہوا تھا۔ اس میں ایک ٹوٹا ہوا پتھر ملا جس پر یہ الفاظ کندہ تھے

"ایوان شریعت"

اس پتھر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی اس نام کی اسلامی عمارت تھی۔ درحقیقت یہ اکبر کے دین الٰہی کا ادارہ تھا جسے شاہجہان نے ڈھایا۔ اس کے دالان والی زمین افتادہ چھوڑ دی۔ اس کی پورب والی دیوار کو باقی رکھ کر اسے مسجد کی پشت کی دیوار قرار دیدیا۔ اس کی محرابیں بند کر دیں اور مسجد تعمیر کر دی۔ اور جب اسے نقصان پہنچایا گیا تو عالمگیر نے اسے انہیں بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کر دیا۔ وسط میں نیم شکستہ قبہ جو اختلاف اور غلط فہمی کا سبب بنا ہوا ہے۔ وہ دراصل اکبری عمارت کا بیچ والا قبہ دائیں بائیں والے قبوں سے بڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ جامع مسجد دہلی اور خود مسجد عالمگیری میں ہے۔ اس قبہ کو سرے سے ختم کر دینے سے پشت والی پرانی دیوار کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے اتنا حصہ جو پشت والی دیوار کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تھا چھوڑ دیا گیا۔ نیم شکستہ قبہ میں بیل بوٹوں کا انداز بھی بتلاتا ہے۔ کہ یہ عہد اکبری کی تعمیر ہے۔ بالکل اسی انداز کے بیل بوٹے فتح پور سیکری کے شاہی محلات میں موجود ہیں۔"

(تسنیم ۷ جولائی ۱۹۵۹ء)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض جاہل لوگ طاقت کے زعم میں ایسی حرکات کرتے رہے ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو اپنے طریقے کی عبادتگاہیں بنا لیتے تھے۔ لیکن یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ اور کوئی دیندار مسلمان ایسے افعال کا عمداً مرتکب نہیں ہو سکتا اس لئے ایک سمجھدار آدمی اسی نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ کہ بنارس کی عالمگیری مسجد کے متعلق بعض فرقہ پرست ہندوؤں کا مطالبہ سراسر عقل اور تاریخ کی رو سے ناقابل التفات ہے اور بھارت جیسی حکومت جسکو سیکولر ہونے کا دعوےٰ ہے۔ ایسے مطالبات کو کوئی وقعت نہیں دے گی۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ بھارت میں فرقہ پرستوں کو ایسے بہانوں سے بدامنی پھیلانے کا موقع ملتا ہے۔ جو کسی بھی ملک کے لئے نقصان رساں ہے ؛

ہمارے معاشرہ کی حالت

الفضل کی اسی اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ "ریاست دہلی" سے ایک مضمون نقل کر رہے ہیں۔ جس میں بعض ایسی مثالیں دی گئی ہیں جن میں دکھایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں کس طرح سوشل اخلاق گر چکا ہوا ہے۔ یہ مثالیں بطور "نمونہ از خروارے" ہیں ورنہ دیکھا جائے تو آوے کا آوا ہی خراب ہو چکا ہوا ہے۔ اور اس معاملہ میں بھارت اور پاکستان ایک ہی سطح پر ہیں اور دونوں ملکوں میں اخلاقی انقلاب کی شدید ضرورت ہے۔ آپ کوئی چیز بازار سے خریدیں۔ آپ وثوق سے کبھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ دوکاندار نے آپ کو کوئی دھوکا نہ دیا ہوگا۔ مثلاً آپ جوتا خریدنا چاہتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مشترکہ فرض

آپ کو اس بات سے اختلاف نہیں ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی اخبار الفضل کی اشاعت کو وسعت دینا صرف عملہ کا ہی کام نہیں۔ بلکہ یہ تمام احباب جماعت کا ایک مشترکہ فرض ہے

اس لئے

آپ اپنا اور اپنی جماعت کا اس لحاظ سے ضرور جائزہ لیتے رہیں کہ اس مشترکہ فرض کی ادائیگی کس حد تک کی جا رہی ہے؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

سوال کرنے سے بچو مگر سوالی کو ردّ نہ کرو

اسلام کی متوازن اور حکیمانہ تعلیم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

{ مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے ذیل کی ہدایت صدر صاحبان محلہ جات ربوہ کو بھجوائی گئی ہے۔ اس کی نقل بیرونی جماعتوں کے فائدہ کے لئے الفضل میں شائع کی جا رہی ہے۔ (ایڈیٹر) }

گو مرکز ہونے کی وجہ سے ربوہ میں غریبوں اور حاجتمندوں اور نادار طالبعلموں اور یتیموں اور بیواؤں وغیرہ کی تعداد واقعی بہت زیادہ ہے لیکن پھر بھی میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے یہاں بعض لوگوں میں سوال کرنے کی عادت بڑھ رہی ہے اور بعض محلوں کے صدر صاحبان بھی ایسی درخواستوں پر سفارش کرنے میں غیر محتاط نظر آتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں اسلامی تعلیم کے خلاف اور قومی اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ بیشک قرآن مجید یہ فرماتا ہے کہ فی اموالھم حقٌّ للسّائل والمحروم یعنی مومنوں کے اموال میں سوال کرنے والوں کا بھی حق ہے اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو مال سے تو محروم ہیں لیکن پھر بھی سوال کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاکیداً فرماتے ہیں کہ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی۔ یعنی اوپر والا ہاتھ جو سوال کرنے سے بچتا ہے اور اپنے آپ کو اونچا رکھتا ہے وہ نیچے والے ہاتھ سے جو سوال کے لئے پھیلتا رہتا ہے خدا کی نظر میں بہتر ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اَلْیَدُ الْعُلْیَا سے دینے والا ہاتھ بھی مراد ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے والے کی حاجت کو پورا کرنا بڑے ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام مسلمانوں کو ہر دو انتہاؤں سے بچا کر اُمَّةً وَّسَطًا یعنی ایک متوازن جماعت بنانا چاہتا ہے۔

پس میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ حقیقی اور اشد ضرورت کے بغیر کبھی سوال نہ کیا کریں بلکہ ایک طرف محنت کر کے حسب ضرورت زیادہ آمد پیدا کرنے کی کوشش کریں اور سُستی اور بیکاری سے بچیں اور دوسری طرف جبتک خدا کی طرف سے فراخی نہ حاصل ہو اپنی ضروریات کو کم سے کم حد کے اندر محدود رکھیں۔ اس طرح انشاء اللہ ان کے اخلاق میں بلندی پیدا ہوگی اور اس قناعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انکے تھوڑے مال میں ہی برکت ڈال دے گا۔

اسی طرح میں صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ ربوہ کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ہر درخواست پر یونہی سفارش نہ کر دیا کریں بلکہ سوال کرنے والے کی ضرورت اور حالات کا پوری طرح جائزہ لے کر صرف حقیقی ضرورت کی صورت میں سفارش کیا کریں اور بصورت دیگر امداد کی درخواست کرنے والے کو نرمی کے ساتھ سمجھا دیا کریں کہ صبر اور قناعت سے کام لے تاکہ بلاضرورت سوال کرنے کی عادت ترقی نہ کرے اور افراد جماعت میں محنت کر کے کمانے کی عادت پیدا ہو۔ علاوہ ازیں صدر صاحبان اس بات کا بھی خیال رکھیں بلکہ اس کی طرف زیادہ توجہ دیں کہ جو لوگ واقعی حاجتمند ہیں مگر شرم کی وجہ سے سوال نہیں کرتے اُن کے متعلق وہ اپنی طرف سے از خود سفارش بھجوا دیا کریں۔ اس طرح انشاء اللہ ایک طرف سوال کرنے کی عادت میں کمی آئیگی اور قناعت اور کفایت شعاری کا جذبہ ترقی کریگا اور دوسری طرف حقیقی حاجتمندوں کی ضرورت بھی پوری ہوتی رہے گی جس پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ اخلاق کی بلندی اور غریبوں کی حاجت براری اور جماعت کی تنظیم و تربیت کے لئے یہ دونو باتیں اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہیں۔

فقط خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ۔ ۴ جولائی ۱۹۵۵ء

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غیر اللہ سے دُعا اور سوال غیر مومنانہ طریق ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جبتک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے پس اسی طور پر جبتک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمٰی کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالےٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے انّی وجّھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے مُنہ سے کہتا ہے ویسے ہی اُدھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے۔ وہ مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جُھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بد قسمت اور محروم ہے کہ اُس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف نہ جُھک سکے۔ ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اُس درخت کی طرح (جسکی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جُھک کر پرورش پالیں) اُدھر ہی جُھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے جیسے وہ شاخیں پھر دوسری طرف مُڑ نہیں سکتیں۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آجاتا ہے جبکہ انقطاعِ کلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔ میں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا اور اسے دُور پھینک دیتا ہے۔ میں موٹے الفاظ میں اسکو بیان کرتا ہوں گو یہ امر اسطرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آسکتا ہے کہ جیسے ایک مرد غیور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کیساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا ہے بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کا ہے۔ عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مد مقابل ہیں۔ وہ پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کیطرف جھکنا خدا سے کاٹتا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے اسوقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اسمیں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو!!!" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۱)

"وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا"

(الہام مسیح موعودؑ)

(از مکرم محمدؐ اکرم خان صاحب غوری ۔ نیروبی ۔ مشرقی افریقہ)

ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی کی پاک مجلس میں آنحضورؐ کے خدام حسبِ دستور عام حاضر تھے۔ تو آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کون درخت ہے۔ جس کی مثال مومن کی مانند ہے؟ صحابہ کرامؓ غور کرنے لگے۔ مختلف درختوں کے نام لئے گئے ان کے اوصاف گنائے گئے۔ اور جب حاضرین قیاس آرائیاں کر چکے تو بعض نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ درخت کھجور ہے کیونکہ اس کی ہر شے انسان کے استعمال میں آتی ہے۔ اور یہی مقام مومن کا ہے۔ کہ وہ خلق خدا کے لئے ہر رنگ میں نفع رساں ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود (اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہم پر ایک لمبے عرصہ تک قائم رکھے۔ آمین) موجودہ زمانہ میں سب سے بڑے مومن ہیں اور حضور کا مقام دنیائے اسلام میں ایک نہایت ہی درخشندہ ستارے کی طرح ہے اور حضور کی شان اتنی بلند اور ارفع ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا کے مقام بلند کی بار بار تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن پرشوکت اور جلال بھرے الفاظ میں "پسر موعود" کی بشارت دی وہ لئے ہر احمدی جانتا ہے۔ خود ہمارے پیارے آقا کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن سے یہ الفاظ جاری فرمائے کہ

۵

"ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہوں میں"

اللہ تعالیٰ نے احیائے اسلام کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تخم ریزی کے بعد آپ کے خلفاء اور متبعین کے سپرد کیا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے خدام کی جمعیت میں یہ فرض بطریق احسن سر انجام دیا۔ اور حضورؓ کے وصال کے بعد اس عظیم الشان کام کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کے مبارک ہاتھ میں دی۔ دنیا گواہ ہے اور دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ اور بے اختیار گواہی دیتے ہیں کہ جو کام ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ سے پورا ہوا۔ وہ بجز خاص تائید الٰہی کے ہونا ممکن نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے جہاں اس آدم صفت انسان کی مدد اور نصرت کیلئے اپنے فرشتوں کے لشکر لگا دئے وہاں ظاہری طور بھی ہزاروں ملائکہ صفت انسانوں کو اس کی اطاعت میں لگا دیا۔ چنانچہ جب حضور ایدہ اللہ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو ہزاروں اصحاب مسیح موعودؑ زندہ تھے انہوں نے نہایت خوشی اور طمانیت اور شرح صدر کے ساتھ اس "پسر موعود" کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیا۔ ان میں بڑے بڑے اولیاء۔ قطب اور ابدال تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بھی موجود ہیں۔ بعض وہ بھی تھے جو علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور نیکی و بزرگی میں شہرہ روزگار تھے۔ لیکن انہوں نے ایک کم عمر اور ناتجربہ کار نوجوان کی اطاعت سے دریغ نہ کیا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہ کیا۔ کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی عبادت و ریاضت میں اور خدا کے دین کی خدمت و اشاعت میں عمریں گزاری ہیں۔ ہم کیوں ایک بچہ کی غلامی اختیار کریں، بلکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ان مقرب فرشتوں کا طریق اختیار کیا جو آدمؑ کے سامنے بحکم الٰہی سجدہ میں گر گئے اور عجز و انکسار کی راہ پکڑی۔ ہاں بعض وہ بھی تھے جنہوں نے تکبر سے کام لیا اور اپنے تقدس اور بزرگی کے فریب میں آکر تمام متاع حیات لٹا ڈالی۔ ان کا انجام دیکھنے والوں نے دیکھا اور دیکھ رہے ہیں۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ہر وقت اور ہر صورت اور ہر رنگ میں خلق خدا کے لئے مفید اور نفع رساں ہوتا ہے اس ضمن میں جب میرے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ کا ذکر آگیا تو بے اختیار حضور کے بلند مقام کی طرف ذہن چلا گیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جب بھی حضور کا نام زبان پر آتا ہے۔ یا حضور کا خیال ذہن میں آتا ہے تو جذبات تشکر میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار زبان پر درود آجاتا ہے اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد۔ قربان جائیں ہم اس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کے دین کو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا اولو العزم امام اور جلیل المرتبت مامور عطا فرمایا۔

ہمارا محبوب امام وہ عظیم الشان انسان ہے جس کی نظیر موجودہ زمانہ میں موجود نہیں۔ بعد آنیوالی کئی صدیاں جس کے زمانہ کو رشک اور حسرت کی نظر سے دیکھیں گی۔

اس بے نظیر مومن کی زندگی کے جس پہلو پر نظر ڈالیں نورہی نور نظر آتا ہے۔ جابجا مختلف رنگوں میں خدمت خلق اور مخلوق خدا کی محبت کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ ابتدائے زندگی سے ہی حضور خدمت خلق میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں۔ حضور کی تمام زندگی ہمارے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ جس کا ہر ورق سنہری ہے۔ اور ہر ورق کی سطر سطر ایک چمکتا ہوا نشان اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ جو فیوض حضور کی ذات بابرکات سے خلق خدا کو عموماً اور جماعت احمدیہ کو خصوصاً حاصل ہوئے ہیں چمکتی ہوئی دھوپ کی طرح ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ حضور کے کارناموں کو بیان کرنا ایک ضخیم کتاب چاہتا ہے میں اس وقت صرف حضور ایدہ اللہ کی موجودہ بیماری کو ہی مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ کی بیماری کی خبر جب حضور کے خدام کو دنیا کے مختلف حصوں اور مختلف مقامات پر ملی تو ہر ایک مضطرب و بیتاب ہو گیا۔ اللہ اللہ! محبت و عقیدت اور فدائیت کا یہ کیا سبق آموز نظارہ ہے کہ جس احمدی نے یہ تشویشناک خبر سنی وہ ازخود ماہی بے آب بن گیا۔ اور نہایت دردمند دل کے ساتھ آستانہ الٰہی پر جبین نیاز رکھ دی۔ تمام قوم مولائے حقیقی کے حضور نہایت عجز و انکسار اور تضرع کے ساتھ اپنے پیارے امام کی صحت یابی کے لئے ملتجی ہو گئی اور اپنی دعاؤں کو تمام تر اپنے آقا کے لئے وقف کر دیا۔ نہ کسی کو اپنی ضرورت یاد رہی نہ کسی حاجت کا دھیان رہا۔ بس یہی ایک دھن ہے کہ خدا اپنے فضل سے پیارے آقا کو صحت اور لمبی عمر دے اور چونکہ احمدیوں کا یہ ایمان ہے کہ قبولیت دعا کے لئے آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ایک سنہری گر ہے اور اجابت کی کلید ہے اس لئے ہر احمدی کی زبان پر کثرت سے درود کا ورد جاری ہے۔ آسمان پر فرشتے حیران ہیں کہ یہ کیا ماجرا ہے اور یہ کیسا پر ولولہ اور محبوب امام ہے۔ جس کی صحت یابی کے لئے دنیا کے کناروں سے آواز بلند ہو رہی ہے اور کثرت درود سے فضائے آسمانی معطر ہو رہی ہے۔ (اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

ہماری جماعت نیروبی کا تو یہ حال ہے کہ جونہی یہ تشویشناک خبر ملی انفرادی اور اجتماعی دعائیں شروع ہو گئیں۔ اگرچہ دوست پہلے بھی حضور ایدہ اللہ کے لئے دعائیں کرتے تھے لیکن اب تشویش نے ایک تازیانہ لگایا۔ اور دعاؤں میں جوش اور انہماک پیدا ہو گیا۔ نمازوں میں اور نمازوں کے علاوہ کثرت سے دعائیں کرتے ہیں۔ کوئی اجتماعی موقعہ ایسا نہیں کہ اپنے محبوب امام کے لئے دعا نہ کریں۔ ہر ہفتہ کی شب مسجد میں گذارتے ہیں۔ ذکر الٰہی اور درود شریف کا شغل ہے۔ انفرادی نوافل بھی پڑھتے ہیں اور اجتماعی بھی۔ اور نہایت حضور قلب کے ساتھ دردمندانہ دل اور چشم تر لئے ہوئے قادر و قیوم خدا کے دربار میں جھولی پھیلا کر اپنے پیارے امام کی صحت اور درازی عمر اور تائیدات الٰہیہ کی بھیک مانگتے ہیں۔ اے ہمارے مولا تو ہمارے قافلہ سالار کو ہمارے سر پر قائم رکھ کہ ابھی یہ قافلہ پرخطر وادی اور بے آب و گیاہ بیابان سے باہر نہیں نکلا۔ تو اپنے فضل سے ہمارے امام کو توفیق دے کہ اس قافلہ کو ترقی اور کامیابی کی شاہراہ پر گامزن کر دے اور وہ دن جلد تر لا کہ تیرے پاک حبیب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کی ہر قوم اور ہر زبان میں لوگوں کا حرز جان بن جائے اور لوائے اسلام دنیا کے کونے کونے میں شان سے بلند ہوتا جائے۔ آمین۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد

یہ دعاؤں کی کثرت۔ یہ تضرع اور ابتہال اور روحوں کا گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جانا خود اپنی ذات میں بے شمار برکتوں کا حامل ہے۔ اور روحانی ترقی اور صیقل قلب کا یقینی ذریعہ ہے جس سے ہر قسم کی روحانی بیماری دور ہوتی ہے۔ اور انوار الٰہیہ کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

پس ہمارے پیارے امام کی بیماری بھی اس پہلو سے ہمارے لئے برکتوں کا موجب بن گئی کہ بے شمار روحانی بیمار شفا پا گئے اور وہ جو پہلے سے روحانی طور پر صحت یافتہ ہیں انہیں بھی بقدر مراتب مزید توانائی حاصل ہو گی۔ قرب الٰہی کے درجات میں بلندی اور ترقی ملے گی۔ اور اس طرح پھر آقائنا و سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو گی کہ"

"وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔"

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد افضال دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے بہت کمزور ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے نیز خاکسار کو ایک سال سے جوڑوں میں درد کی تکلیف ہے احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (صوبیدار) محمد یعقوب کلیروی

ہندوستانی کیریکٹر کی پستی۔ ایمان کی ارزاں فروشی

سوشل انقلاب کی ضرورت

نوٹ:۔ اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر ادارتی نوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اگر یورپ اور ایشیا کے لوگوں کے اخلاق اور ایمان کا مقابلہ کیا جائے۔ تو یورپ کے مذہب اور خدا کو نہ ماننے والے لوگ ایشیا کے مذہب اور خدا پرست لوگوں کے مقابلہ پر ہزار درجہ بہتر ہیں۔ کیونکہ یورپ میں تو چھوٹی سے چھوٹی اخلاقی کمزوری کو بھی قابل معافی قرار نہیں دیا جاتا اور ایشیائی ممالک میں عموماً اور ہندوستان و پاکستان میں خصوصاً بڑی سے بڑی اخلاقی کمزوریوں کو بھی جائز قرار دے لیا گیا ہے۔ جس پر ہم شرم محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند ذاتی تجربات بیان کئے جاتے ہیں:۔

(۱) بازار سے دہی لینے جاؤ اور حلوائی سے یہ کہا جائے کہ اگر دہی کھٹا ہو تو نہ دیجئے اور اس کے پاس دہی کھٹا ہی ہو تو حلوائی جواب دیگا۔ کہ آپ چکھ کر دیکھ لیجئے اور وہ فوراً دہی کے کونڈے میں سے دہی پر سے تھوڑی سی بالائی چکھنے کے لئے دے دیگا کیونکہ دہی چاہے کتنا ہی کھٹا ہو بالائی کھٹی نہیں ہوا کرتی چکھنے والا بالائی چکھکر محسوس کریگا کہ یہ کھٹا نہیں اور دہی لے جائیگا مگر اپنے گھر پہونچ کر جب دہی استعمال کرے گا۔ تو اسے علم ہوگا کہ دہی کھٹا ہے۔ حلوائی نے اس جھوٹ اور ہیرا پھیری میں شاید زیادہ سے زیادہ دو پیسہ کا ناجائز منافع حاصل کیا۔ مگر ایسی ایمان فروشی کو اپنا جائز حق سمجھتا ہے۔

(۲) پچھلے سال کا ذکر ہے۔ ڈاک خانہ دریاگنج کے پاس لکڑی کا ایک چھوٹا سا بکس آموں سے بھرا رکھا تھا۔ اور یہ نیلام کیا جا رہا تھا۔ ایک دیہاتی عورت نے یہ سمجھ کر کہ اس میں چار پانچ سیر آم ہوں گے۔ بارہ آنے کی بولی دے دی۔ اور آم خرید لئے۔ دکاندار نے اپنی لکڑی کی پیٹی خالی کرنے کے لئے جب آموں کو عورت کے کپڑے میں الٹا تو ان تمام آموں میں صرف پانچ چھ آم کچھ اچھے تھے جو پیٹی کے اوپر ہی رکھے ہوئے تھے اور باقی کے نیچے کے تمام آم گندے سڑے ہوئے اور ہیضے کے جراثیم زدہ تھے۔ عورت نے جب تمام آموں کی یہ کیفیت دیکھی تو اس نے گندے آم لینے سے انکار کر دیا۔ اور تو تو میں میں شروع ہوئی۔ دکاندار کہتا تھا۔ کہ اس نے آم نیلام کئے ہیں اور لینے دینے والے کا فرض ہے کہ وہ اس مال کو بارہ آنے میں لے۔ اور عورت کہتی تھی کہ یہ دھوکہ ہے چنانچہ پھل بیچنے والے دوسرے دکاندار جمع ہوگئے۔ جنہوں نے دکاندار کی حمایت کی دیہاتی عورت کچھ نہ کر سکی اور آم اور بارہ آنے دونوں سے محروم ہو کر چلی گئی اور دکاندار بارہ آنہ ناجائز وصول کرنے کے بعد فاتحانہ انداز میں پھر اپنی جگہ بیٹھ گیا گویا یہ تاجرانہ بے ایمانی تھی جس کو تاجروں نے جائز قرار دے لیا ہے اور جس پر شرم محسوس نہیں کی جاتی۔

(۳) دو برس ہوئے دفتر "ریاست" کے دروازوں کے لئے چکیں بنوائی گئیں۔ چک ساز نے لکڑی کے جس گز سے ناپ لیا۔ وہ گز اصلی گز کے برابر تھا۔ اور چکیں تیار ہونے کے بعد قیمت لیتے ہوئے جس گز کے ساتھ اس نے چکیں ناپ کر دیں۔ لکڑی کا وہ گز لمبائی میں ایک انچ کم تھا۔ تاکہ ناپ کی صورت میں لمبائی اور چوڑائی زیادہ ظاہر ہو سکے۔ چکوں کے دروازوں پر لٹکانے بعد انچ ٹیپ یعنی فیتے سے چکوں کو ناپا گیا تو بہت فرق نکلا۔ چنانچہ جب شک پیدا ہوا اور اس چک ساز کا گز فیتے کے ساتھ ناپا گیا۔ تو وہ گز ایک انچ کم تھا۔ چک ساز سے اس بے ایمانی کا سبب پوچھا گیا۔ تو وہ کوئی جواب نہ دے سکا اور اس نے اپنی نگاہیں نیچی کرتے ہوئے یہی کہا کہ "لکڑی کا گز ہے گھس کر کم ہو گیا ہوگا"۔ یہ چک ساز معمر اور بوڑھا تھا۔ اسے کیا کہا جاتا۔ یہ چک ساز اب بھی کبھی کبھی چکیں اٹھانے راستہ میں ملے تو نگاہیں نیچے کر لیتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی تجارتی بے ایمانی پر شرمندہ تو ہے۔ مگر بہت کم شرم محسوس کرتا ہے۔

(۴) ایڈیٹر "ریاست" کے ایک دوست کے پاس پانچ چھ مرغیاں تھیں۔ مرغیوں میں جب وبا پیدا ہو تو یہ وبا کا شکار ہوتی ہیں۔ ایک روز اس وبا سے ایک مرغی مری اور دوسرے روز ایک مرغی اور مر گئی۔ تیسرے روز ایک مرغی جب غنودگی کی حالت میں لڑکھڑا رہی تھی اور موت کا انتظار کر رہی تھی۔ تو اس دوست نے اپنے بھنگی کو یہ مرغی دے کر کہا کہ بھاگ کر جاؤ اور جتنی قیمت پر یہ مرغی فروخت ہو سکے فروخت کر آؤ۔ چنانچہ بھنگی کا لڑکا مرغی لے کر بازار گیا۔ اور بارہ آنے میں بیمار مرغی فروخت کر آیا۔ حالانکہ ویسے مرغی اڑھائی تین روپیہ سے کم قیمت پر نہ مل سکتی تھی یعنی اس دوست نے صرف بارہ آنے کے لالچ میں اس شخص کی زندگی اور صحت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ جس کے پاس مرغی فروخت کی گئی۔ کیونکہ ہماری سوسائٹی نے ایسی شرمناک ذہنیت کو قابل تعزیر جرم قرار نہیں دیا۔

(۵) اگر بازار میں کسی شخص کی کوئی شے گر جائے تو یورپ میں اس شے کو کوئی شخص نہ اٹھائیگا اور بھنگی یا کوئی سرکاری ملازم اسے اٹھائے گا بھی تو اسے تھانہ میں جمع کرا دے گا۔ تاکہ اس کا مالک اسے لے سکے۔ مگر ہندوستان میں بازار میں گری ہوئی شے کو چاہے وہ سو روپے کا نوٹ یا سونے کا زیور ہی ہو اس شخص کی ملکیت قرار دیا جاتا ہے۔ جس کی نگاہ اس گری ہوئی شے پر پڑے اور یہ اسے اٹھائے۔ اور اس شے کو وقت حاصل کرنا بد اخلاقی نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی بچہ جب کسی دوسرے بچہ یا دوسرے شخص کی چوری کرتا ہے تو اپنے گھر والوں سے یہی کہتا ہے کہ یہ شے اسے بازار میں پڑی ملی ہے۔ یعنی اس شے پر اخلاقاً مذہباً اور قانوناً اس کا حق ہے۔

(۶) عدالتوں میں گواہ شہادت دینے کے لئے جائے تو وہ شہادت دینے سے پہلے اپنے دماغ میں یہ نہیں سوچتا کہ اس کو کس بات کا علم ہے اور اسے کیا کہنا ہے وہ گواہی دینے والے سے یہ کہا کرتا ہے کہ "بتاؤ تم مجھ سے کیا کچھ کہلوانا چاہتے ہو"۔ کیونکہ عدالتوں میں قانوناً نہ سہی رواجاً جھوٹ بولنا جائز قرار دے لیا گیا ہے۔ اور اس انتہائی بد اخلاقی کو بھی اخلاق سمجھا جاتا ہے۔

(۷) جوتش کے اعتبار سے اگر زائچہ میں لکھا ہو کہ شادی کے بعد میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار نہ ہوں گے۔ اور بیوی مر جائے گی۔ تو اس صورت میں پنڈت کو دو دو روپیہ دے کر نیا۔ اچھا اور مناسب فرضی زائچہ بنوا لیا جاتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ شادی خوشگوار ہوگی۔ اور یہ زائچہ لڑکی والوں کے ہاتھ بھیجدیا جاتا ہے۔ تاکہ لڑکی والے شادی سے انکار نہ کریں۔

ہزارہا اخلاقی کمزوریوں میں سے یہ صرف چند کمزوریاں بتائی گئی ہیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ ہم اپنے اخلاق کو پستی کے باعث کیونکہ اپنے ایمان کو ارزاں صورت میں فروخت کرنے کا باعث ہیں اور محسوس ہی نہیں کرتے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ نہ صرف ایمان اور مذہب کے خلاف ہے۔ بلکہ اسے قانوناً بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہندوستان کی اخلاق کی اس پستی کی موجودگی میں ضرورت ہے کہ ہمارے ملک میں ایک سوشل انقلاب پیدا کیا جائے اور اس راہ میں چاہے حکومت کو بھی سخت قدم اٹھانا پڑے اور ملک کے قوانین میں تبدیلی پیدا کی جائے۔

"ریاست"

۲۵ مئی ۱۹۵۹ء

شوریٰ خدام الاحمدیہ

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو الفضل اور خالد کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہوگی۔ کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مذکورہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔

شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہیں۔ وہ تجاویز کو مقامی مجلس عاملہ میں پیش کر کے خدام کی رائے لیں اور جن تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے منتخب کرے۔ وہ معین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ تجاویز بھجواتے وقت اس امر کا ذکر ضروری ہے۔ کہ مجلس عاملہ مقامی کی طرف سے یہ تجاویز بھجوائی جا رہی ہیں۔ تجاویز مختصر ہوں اور معین الفاظ میں ہوں۔

جو تجاویز ۲۰ر اگست ۱۹۵۹ء تک مرکزی دفتر میں پہونچ جائیں گی۔ مرکز صرف انہی پر غور کرے گا۔ بعد میں آنے والی تجاویز زیر غور نہیں آسکیں گی۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ ۲۰ر اگست ۱۹۵۹ء سے پہلے پہلے تجاویز بھجوا دیں۔ تجاویز علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ اس پر کوئی اور کام نہ لکھا جائے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ——— ربوہ

درخواست دعا

میری ماموں زاد بہن بشریٰ (بنت چوہدری عبداللہ خان صاحب) نارووال میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین۔

(صلاح الدین احمد ——— ربوہ)

لازمی چندوں کی وصولی کے متعلق ایک ضروری اعلان

امراء وسیکرٹری صاحبان مال کی خاص توجہ کیلئے

(از مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال ربوہ)

بعض جماعتوں کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض اصحاب سکولوں اور کالجوں کی تعطیلات کے ایام میں خصوصاً اور بعض دفعہ دوسرے ایام میں بھی تمام مقامی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور کسی نہ کسی ذاتی یا جماعتی مقصد کے لئے افراد جماعت سے چندہ طلب کرتے ہیں اور اس کی وصولی پر زور دیتے ہیں اور ایسے احباب کی وجاہت اور ان کے علم و فضل کی بناء پر دوست ان سے تو انکار نہیں کر سکتے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے ہنگامی چندوں کا اثر لازمی چندوں کی ادائیگی پر پڑتا ہے۔ چنانچہ لازمی چندوں کا بہت سا بقایا جماعتوں کے ذمہ رہ جاتا ہے جس کی وصولی کیلئے سارا سال کوشش ہوتی رہتی ہے۔ اور باوجود تمام ذرائع اختیار کرنے کے پھر بھی کچھ نہ کچھ کمی رہ جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلان نظارت بیت المال کی طرف سے مؤرخہ ۲۷ جون ۱۹۵۹ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے جس میں دو امور کی وضاحت کی گئی تھی۔ اوّل یہ کہ ایسے چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کی ضرورت ہے اور اس پر پابندی کی غرض یہی ہے کہ ہر کس و ناکس کو جماعتوں سے روپیہ وصول کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ اگر نظارت بیت المال کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی ہنگامی چندہ کی وصولی پر اصرار کرے تو امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ اسے روک دیں۔ بعد میں نظارت بیت المال میں رپورٹ کرنے سے اس بے قاعدگی کا سدباب نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی امراء احباب کے ذہن نشین کرانا ضروری ہے کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) بہرحال لازمی ہیں۔ اگر کسی دوست کے ذمہ لازمی چندہ جات میں سے کسی چندہ کا بقایا ہے اور وہ بغیر اپنا بقایا ادا کرنے کے کسی دوسری طوعی تحریک میں حصہ لیتا ہے تو اس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا اور نہ ہی حقیقتاً وہ کسی ثواب کا مستحق ہے۔ طوعی چندوں کی حیثیت نوافل کی سی ہے۔ وہ بے شک بہت بڑے ثواب کا موجب ہو سکتے ہیں بشرطیکہ انسان اپنے فرائض کی ادائیگی میں کماحقہٗ مستعدی دکھائے۔

پس احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ نیکیوں کو درجہ بدرجہ سنوار کر ادا کرنے کی کوشش فرمائیں اور دین کی خدمت کے لئے کوشاں ہوں۔ محض کسی کے دباؤ یا شرم کی وجہ سے فرائض چھوڑ کر نوافل کو اپنا ذریعہ نجات نہ سمجھیں۔ فرائض بہرحال مقدم ہیں۔

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور چوہدری عبد اللہ خانصاحب کی وفات

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے تعزیتی قرارداد

مؤرخہ ۲۸/۶/۵۹ء بوقت نو بجے صبح مسجد احمدیہ واقع پارک سٹریٹ کلکتہ میں جماعت احمدیہ کا ایک اہم جلسہ ہوا جس میں خاکسار نے محترم خانصاحب فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب کی وفات کے سلسلہ میں ایک تقریر کی۔ تقریر کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا۔

"جماعت احمدیہ کلکتہ کا یہ اجلاس محترم خانصاحب فرزند علی صاحب اور مکرم چوہدری عبد اللہ خانصاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہر دو احباب جماعت میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ہر دو کو خدمت احمدیت کے بہترین مواقع عطا فرمائے۔ محترم خانصاحب نے سرکاری ملازمت کے دوران میں بہترین نمونہ پیش کیا اور تن من دھن سے سلسلہ کی خدمت سرانجام دی اور ریٹائر ہونے کے بعد اپنی زندگی سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر کے قربانی و اخلاص کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ آمین۔

محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب سلسلہ پر جان نثار کرنے والے وجود تھے۔ سلسلہ کے کاموں کی سرانجام دہی کے وقت آپ کی یہ جان نثاری اور فدائیت خاص رنگ رکھتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک قوی اور مضبوط دل عطا فرمایا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ نڈر ہو کر اور دلیرانہ رنگ میں کام سرانجام دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اس فدائیت کا بہترین اجر آپ کو دے۔ اور ہم سب کو ایثار و قربانی اور فدائیت میں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔"

(بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد محترم سید نعمت علی شاہ صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا ان دنوں بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سے خاص دعا کی درخواست ہے۔

(اُمّ جواد محلہ دار الرحمت ربوہ۔ ضلع جھنگ)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ کچھ عرصے سے شدید طور پر بیمار تھیں۔ اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (ظفر اقبال چنیوٹ)

(۳) بندہ جوڑوں کے درد اور نمونیہ کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ (چوہدری محمد الدین پٹواری ہیڈ حلقہ لُنڈیانوالہ ضلع لاہور)

(۴) مکرم مبارک احمد صاحب انور فاروقی کارکن دفتر بیت المال ہفتہ عشرہ سے دنتر یوں کی سوزش کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد رشید خان ربوہ)

(۵) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم احمدی موضع سانگرہ۔ ضلع لاہور)

(۶) مکرم احمد خان صاحب ڈرائیور کے پیٹ کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے۔ آمین

(۷) مکرم خلیل الرحمٰن صاحب محرر چونگی چند دنوں سے پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو پریشانیوں سے نجات دے۔ (خواجہ جمیل احمد)

(۸) چوہدری فیض احمد صاحب نمبردار چک نمبر ۳۲/E.B منٹگمری کے پیر اکبر چوہدری رشید احمد صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(حکیم عبید اللہ دانجھا۔ ربوہ)

(۹) بندہ کا اکلوتا بیٹا عزیزم منظور احمد ہاتھ پاؤں کے خون کا دورہ بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک بیمار ہو گیا ہے اور اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاچار ہے اور کمزور بھی بہت ہو گیا ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا سیف علی بیگ موضع رسول۔ ضلع گجرات)

(۱۰) بندہ کے والد صاحب چند مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات دور فرمائے۔ (تاج محمد ولد چوہدری ...... ساکن رعایت حمید تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ)

بڑی متروکہ عمارتوں اور ہوٹلوں کے نیلام سے متعلقہ سکیم کی وضاحت

۱۹۴۷ء میں پانچ سو روپیہ کرایہ والی عمارتیں بڑی تصور کی جائیں گی

(۲)

دستاویزات

(۱) اگر کسی جگہ دعویدار مہاجر نے سب سے بڑی بولی دی ہو تو وہ نیلام کے چودہ دن کے اندر اندر چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے دفتر واقع لاہور میں اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر (نیلام) کے لئے حسب دستاویزات فراہم کرے گا۔

(ا) اپنی معاوضہ کتاب (ب) اگر معاوضہ کتاب ابھی جاری نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں وہ اپنے آخری تصدیق شدہ کلیم کی مصدقہ نقل پیش کرے گا

(ج) اگر ابھی تک کلیم کی تصدیق نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں وہ اپنے دعاوی کے محکمے سے ایک سرٹیفکیٹ پیش کرے گا۔ جس میں یہ بتایا جائے گا کہ اس شخص نے شیڈول ا، سکہ ۲، ۳ اور ۴ کے تحت کتنی رقم کا کلیم پیش کر رکھا ہے

(د) معاوضہ کتاب کی عدم موجودگی میں ایک حلفیہ بیان پیش کرنا پڑے گا۔ جس میں بتایا جائے گا کہ اس نے اپنے تصدیق شدہ یا غیر تصدیق شدہ دعاوی سے بعد کی ادائیگی کی بناء پر فائدہ اٹھایا ہے یا نہیں۔ اگر اٹھایا ہو تو رقم بتانا پڑے گی۔ اگر ایک یا ایک سے زائد دعویدار مہاجرین مشترک بولی میں شریک ہوں تو اس صورت میں ان کے کسی مجاز ایجنٹ کی طرف سے ان سب کی جانب سے ایک ہی وقت متذکرہ دستاویزات پیش کرنا پڑیں گی۔ مجاز ایجنٹ کو ان سب کی طرف سے ایک ایسا معاہدہ بھی پیش کرنا پڑے گا جس میں یہ وضاحت کی جائے گی کہ اس جائیداد میں ان کے حصوں کا تناسب کیا ہوگا۔ اس معاہدے میں دعویدار مہاجروں۔ غیر دعویدار مہاجروں اور مقامی لوگوں (بشرطیکہ کوئی ہو) کی وضاحت بھی کرنی پڑے گی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر جب بڑے بڑے اخبارات میں اشتہار دے کر نیلام کا پروگرام شائع کریں گے تو اشتہار ہی کے ذریعے بولی کے خواہشمند لوگوں پر واضح کریں گے کہ انہیں نیلام شروع ہونے سے پیشتر متذکرہ دستاویزات نیلام کمیٹی کو پیش کرنا پڑیں گی۔ اگر یہ دستاویزات مقررہ مدت کے اندر اندر پیش نہ کی گئیں۔ تو اس صورت میں دعویدار مہاجر اور اس کے شرکار کی طرف سے جمع شدہ زرضمانت (اگر کوئی ہو) ضبط کر لیا جائے گا۔ اور جائیداد کا دوبارہ نیلام عمل میں لایا جائیگا۔

بولی کی منظوری

(۱۰) نیلام میں دی گئی سب سے بڑی بولی سیٹلمنٹ کمشنر کی منظوری کی محتاج ہوگی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو ایسی بولی کی منظوری یا عدم منظوری کا پورا اختیار حاصل ہوگا اور اس کے لئے اس اقدام کی وجہ بتانا ضروری نہیں ہوگا۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نئے سرے سے نیلام کرانے کا بھی اعلان کر سکیں گے۔

(۱۱) کسی کی بولی منظور کرنے کے بعد چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے دستی یا رجسٹری کے ذریعے سب سے بڑی بولی دینے والے کو منظوری کی اطلاع دی جائے گی۔

اگر منظور شدہ سب سے بڑی بولی کسی مقامی یا غیر دعویدار مہاجر کی ہو (خواہ منفرد طور پر بولی دی گئی ہو یا دوسرے مقامیوں یا غیر دعویدار مہاجرین کے اشتراک سے بولی دی گئی ہو) تو اس صورت میں بولی کی ساری رقم بولی کی منظوری کی اطلاع سے تین دن کے اندر اندر ادا کرنا پڑے گی۔ یہ امر مسلم تصور کیا گیا ہے کہ اگر رجسٹری کے ذریعے کسی بولی دینے والے کو اطلاع دی جائے تو تین دن کے اندر اسے رجسٹری مل جائے گی۔ اگر منظور شدہ سب سے بڑی بولی کسی دعویدار مہاجر کی ہو (خواہ یہ بولی منفرد طور پر دی گئی ہو یا دوسرے دعویدار مہاجروں کے اشتراک سے دی گئی ہو) تو اس صورت میں دعویداروں میں سے ایک کو بعد کی ادائیگی کے اصول سے استفادہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اسی طرح اسے جائیداد میں اس کے حصے کے تناسب کے مطابق قسطوں میں رقوم داخل کرانے کی اجازت ہوگی۔ اس سلسلہ میں معاوضہ اور بحالیات کے ترمیم شدہ قانون مجریہ ۱۹۵۸ء پر عمل کیا جائے گا۔

(۱۴) اگر منظور شدہ سب سے بڑی بولی ایسے دو یا دو سے زائد افراد کی ہے جنہوں نے مشترک طور پر بولی دی ہو (ان میں چند ایک دعویدار مہاجر ہوں اور باقی دعویدار نہ ہوں) ایسی صورت میں دعویدار مہاجرین کو بعد کی ادائیگی کے اصول سے استفادہ کرنے کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ انہیں جائیداد میں ان کے حصے کے تناسب کے مطابق قسطوں میں رقم ادا کرنے کی بھی اجازت دی جائے گی۔ البتہ غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی لوگوں کو منظوری کی اطلاع ملنے پر تیس دن کے اندر اندر جائیداد میں اپنے حصے کے تناسب کے مطابق رقم ادا کرنا پڑے گی۔

(۱۵) بعد کی ادائیگی کا حساب کرنے میں صرف تصدیق شدہ کلیموں کی رقوم مدنظر رکھی جائیں گی۔ جن کا ذکر شیڈول ۱، ۲ اور ۳ میں کر دیا گیا ہے۔

(۱۶) کسی جائیداد کے مشترک خریدار اجتماعی اور انفرادی طور پر اس رقم کی ادائیگی کے ذمہ دار ٹھہریں گے۔ جس کی انہوں نے بولی دے رکھی ہو۔ عام طور پر ادائیگی کا نوٹس ان کے مختار کے نام بھیجا جائے گا۔ لیکن ان میں سے ایک کے نام بھیجا گیا۔ نوٹس سب کے نام بھیجا گیا۔ متصور ہوگا۔

زرضمانت کی واپسی

(۱۷) (ا) جن لوگوں کی بولی منظور نہیں ہوگی۔ ان کا زرضمانت نیلام کے فوراً بعد واپس کر دیا جائے گا۔ (ب) جن لوگوں کی بولی منظور کی جائیگی۔ ان کا جمع شدہ زرضمانت ان کی طرف سے ادا کی جانے والی رقم میں وضع کر لیا جائے گا

جائیداد کا قبضہ

(۱۸) بولی کی منظوری کے بعد خریدار کو جائیداد کا قبضہ دیدیا جائے گا۔ البتہ قبضہ دینے سے پہلے حسب ذیل عوامل پورے کرنے پڑیں گے۔

(ا) جہاں پوری ادائیگی ہونی ہو پوری ادائیگی ہو جائے۔

(ب) جہاں قیمت اقساط میں ادا ہونی ہو بعد کی ادائیگی کی رقم وضع کرنے اور پہلی قسط ادا کرنے کے بعد

(ج) جہاں بعد کی ادائیگی کے مطابق رقم ادا ہونی ہو۔ قبضہ اس وقت دیا جائے گا جب چیف سیٹلمنٹ کمشنر پیشکش قبول کر لیں۔

جائیداد کا انتقال

(۱۹) جہاں پوری رقم ادا کر دی جائے گی جائیداد مستقل طور پر خریدار کے نام منتقل کر دی جائیگی

(ب) جہاں رقم کی ادائیگی جزوی یا کلی طور پر ملتوی کر دی گئی ہو۔ جائیداد عبوری طور پر خریدار کے نام منتقل کی جائے گی۔

(۲۰) جہاں کوئی جائیداد مستقل طور پر خریدار کے نام منتقل کر دی جائے۔ خریدار کو ملکیت کے مکمل حقوق حاصل ہوں گے۔

(ب) جہاں جائیداد عبوری طور پر منتقل کی گئی ہو اس صورت میں ملکیت کے حقوق نہیں دئے جائیں گے۔ البتہ جس شخص کے نام جائیداد کا انتقال کیا جائے اسے پٹے پر دینے، رہن رکھنے اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے مقررہ شرطوں پر جائیداد میں رد و بدل کرنے یا اس میں توسیع کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

عدم ادائیگی

بحالیات اور معاوضہ کے قانون کے پیراگراف نمبر ۲۴ اور نمبر ۲۵ کے مطابق (ا) اگر غیر دعویدار مہاجر یا کوئی مقامی مقررہ مدت کے اندر اندر ساری رقم ادا نہیں کریگا۔ اس کا جمع شدہ زرضمانت ضبط کر لیا جائے گا۔ (ب) اگر کوئی دعویدار مہاجر مقررہ تاریخ تک پہلی قسط ادا نہیں کرے گا۔ اس کا زرضمانت ضبط کر لیا جائیگا

(ج) جس شخص کو قسطوں پر رقم ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہو اس نے مسلسل دو قسطیں ادا نہ کی ہوں اسے ایک مہینے کے نوٹس پر جائیداد سے بے دخل کیا جا سکے گا یا اس سے قبضہ واپس لیا جا سکے گا۔ (د) اگر جائیداد دو یا دو سے زائد اشخاص نے مل کر خریدی ہو (خواہ یہ لوگ دعویدار مہاجر، غیر دعویدار مہاجر یا مقامی ہوں) اور ان میں سے کوئی شخص مقررہ مدت کے اندر اندر ادائیگی نہ کرے۔ اس صورت میں ایک شخص کی فروگذاشت سب شرکار کی فروگذاشت تصور کی جائے گی۔ ایسی صورت میں ان سب کو ایک ماہ کے نوٹس پر بے دخل کیا جا سکے گا۔ اگر کسی جائیداد کے مشترک خریدار (جن میں ایسا خریدار بھی شامل ہو۔ جس نے کہ اپنے حصے کی رقم ادا نہ کی ہو) فروگذاشت سے ایک ماہ کے اندر اندر مشترکہ طور پر چیف سیٹلمنٹ کمشنر سے درخواست کریں کہ وہ انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو فروگذاشت کرنے والے کا حصہ خریدنے اور اس کا بقایا ادا کرنے کی اجازت دے دیں۔ تو چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو ایسی اجازت دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۲۲) اگر چیف سیٹلمنٹ کمشنر بحالیات اور معاوضے کے قانون کے پیراگراف نمبر ۲۵ کے تحت بقائے کی ادائیگی کی مہلت نہ دیں یا اس پیراگراف میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے دی گئی مہلت ختم ہو جائے اور بقایا ادا نہ ہو تو اس صورت میں خریدار کا حق سلب کر دیا جائے گا۔ اور اسے جائیداد سے بے دخل کر دیا جائے گا۔

(۲۳) اگر خریدار کو پیراگراف نمبر ۲۲ کے تحت بے دخل کر دیا جائے۔ ایسی صورت میں خریدار بے دخلی سے ساٹھ دن کے اندر اندر بقایا رقم اور جرمانے کے طور پر چار فی صد سالانہ کی شرح سے سود ادا کر کے چیف سیٹلمنٹ کمشنر سے جائیداد کی بحالی کے لئے درخواست کر سکتا ہے

(۲۴) اگر درخواست وصول ہونے کے بعد چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو اطمینان ہو جائے کہ بقایا کی ادائیگی ہو چکی ہے تو اس صورت میں وہ جائیداد بحال کر دینے کے مجاز ہونگے

(۲۵) اگر بے دخلی سے پینسٹھ دن کے اندر اندر چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو پیراگراف نمبر ۲۳ کے تحت بحالی کی کوئی درخواست نہ ملے تو اس صورت میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس جائیداد کو از سر نو نیلام کرنے کا حکم صادر کر سکتے ہیں۔

(۲۶) مقبوضہ کشمیر کے کسی مہاجر کے نام کسی جائیداد کے حقوق کا انتقال معاوضہ اور بحالیات کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء (جس کی ترمیم کی جا چکی ہے) کی دفعہ نمبر ۱۶ بی کے مطابق ہی عمل میں آ سکتی ہے۔

اس اعلان کے آخر میں معاوضہ اور بحالیات کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کی ان دفعات کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ جن کا اطلاق نیلام کی شرائط پر ہوتا ہے

ربوہ کے نواحی دیہات میں امدادی کام سرانجام دینے کیلئے جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے

نظارت امور عامہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور قیادت ربوہ نے ہنگامی بنیادوں پر پوری مستعدی سے کام شروع کر دیا

ربوہ ۷ جولائی - دریائے چناب میں زبردست سیلاب کی وجہ سے زیر آب آنے والے ربوہ کے نواحی دیہات میں وسیع پیمانے پر امدادی کام سرانجام دینے کے لئے ربوہ میں جملہ انتظامات بڑی سرعت کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ چنانچہ نظارت امور عامہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور قیادت ربوہ نے گھرے ہوئے دیہات اور مصیبت زدگان سیلاب کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے اپنے جملہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ہنگامی بنیادوں پر پوری مستعدی سے امدادی کام کا آغاز کر دیا ہے۔

متعدد تنظیموں کا ہنگامی اجلاس

آج (۷ جولائی کی) صبح کو ریڈیو اور اخبارات وغیرہ کے ذریعہ مغربی پاکستان کے دوسرے دریاؤں کے علاوہ چناب میں بھی مزید سیلاب آنے کی اطلاع موصول ہونے پر امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر ہدایت مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ نے صبح نو بجے فوری طور پر اپنے دفتر میں سیلاب کی صورت حال پر غور کرنے اور امدادی کام کی تنظیم مکمل کرنے کی غرض سے ایک اجلاس طلب کیا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ، لوکل انجمن احمدیہ اور جماعت احمدیہ احمد نگر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں سیلاب کی صورت حال سے نپٹنے اور اردگرد کے دیہات میں امدادی کام سرانجام دینے کے لئے تنظیمی ڈھانچہ مرتب کر کے اسے آخری شکل دی گئی۔ چنانچہ قرار پایا کہ اردگرد کے دیہات میں ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کا کام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قیادت ربوہ کے تعاون اور امداد کے ذریعہ سرانجام دے گی۔ اور ربوہ میں آنے والے سیلاب زدگان کا جملہ انتظام لوکل انجمن کے سپرد ہوگا۔ نیز اجلاس میں کام کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ضروری تفصیلات بھی طے کی گئیں۔

وسائل اور ضروریات کا جائزہ

اس اجلاس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، قیادت ربوہ اور لوکل انجمن احمدیہ نے فوری طور پر اپنی اپنی مجالس عاملہ کے اجلاس طلب کر کے اپنے وسائل اور ضروریات کا جائزہ لیا اور فوری طور پر کام کا آغاز کرنے کے لئے تفصیلی لائحہ عمل تیار کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجلاس میں جو قائم مقام نائب صدر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، مکرم ملک محمد رفیق صاحب قائم مقام مہتمم خدمت خلق کو امدادی کام کا انچارج مقرر کیا گیا۔ نیز سیالکوٹ، جہلم، گجرات، لالہ موسیٰ، وزیر آباد اور بعض دیگر مقامات کی مجالس کو فوری طور پر بذریعہ تار ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے سلسلہ میں خدمت خلق کا فریضہ شایان شان طریق پر ادا کریں۔ اور اس ضمن میں حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے ہر ممکن خدمت بجا لائیں۔ علاوہ ازیں آپ نے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق متاثرہ علاقوں میں سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد کے لئے فوراً مصروف عمل ہو جائیں اور اخلاص، قربانی اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی ایک شاندار مثال قائم کر دکھائیں۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں جو مجلس کے قائمقام قائد مکرم ملک محمد اشرف صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ زعماء حلقہ جات کو اپنے اپنے خدام کو فوری طور پر جمع کرنے اور ضروری امدادی سامان فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی۔ نیز ان سے کشتی ران خدام کی فہرستیں مرتب کرنے کے لئے بھی کہا گیا۔ چنانچہ اجلاس کے معاً بعد خدام جمع ہونے شروع ہو گئے اور ضروری سامان کی فراہمی کا انتظام کیا گیا۔

امدادی سرگرمیوں کا آغاز

چنانچہ آج دوپہر تک تمام انتظامی امور مکمل ہونے کے بعد خدام کی امدادی پارٹیاں فوری طور پر حرکت میں آگئیں۔ کوٹ امیر شاہ کمال کے، چھنیاں، کھڑکن، احمد نگر اور دوسری ملحقہ دیہی بستیوں کی طرف سائیکل سوار خدام روانہ کئے گئے۔ جنہوں نے وہاں سیلاب کی تفصیلی اطلاع پہنچانے کے علاوہ یہ معلومات حاصل کیں کہ انہیں کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے تاکہ اس کا فوری طور پر انتظام ہو سکے۔ نیز سرگودھا جھانیوالی ریلوے سڑک کے نشیبی حصے پر فاصلے فاصلے کے ساتھ سولہ بلیاں زمین میں نصب کر دی گئیں تاکہ پانی آنے پر گہرائی کا صحیح اندازہ ہو سکے اور پھر ان بلیوں کیساتھ رسے باندھ کر ان کے سہارے مسافروں کو پانی میں سے گزارنے میں مدد مل سکے۔ یکصد سے اوپر تعداد میں کدالیں، بیلچے اور تغاریاں وغیرہ نیز گیس اور لالٹینیں بڑی تعداد میں فراہم کرائی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد کشتیوں کی مرمت کر کے کشتی ران خدام کو ہر آن تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ان سب تنظیموں کے دفتروں کو چوبیس گھنٹے کھلا رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح قیادت ربوہ کے خدام سینکڑوں کی تعداد میں ربوہ کے نشیبی محلوں دارالیمن اور دارالصدر غربی میں پرانے بندوں کی مرمت کرنے اور بعض نئے بند بنانے میں مصروف ہیں۔ لحظہ بہ لحظہ سیلاب کی صورت حال سے باخبر رہنے کے لئے ربوہ سے کافی فاصلے پر تین مختلف سمتوں میں اطلاعات کی تین پوسٹیں قائم کر دی گئی ہیں۔ الغرض اہل ربوہ اردگرد کے علاقے میں ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے اور سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کے لئے نہ صرف پوری طرح تیار ہیں بلکہ فوری طور پر حرکت میں آکر انہوں نے امدادی کام کا پوری سرگرمی کے ساتھ آغاز بھی کر دیا ہے۔

ریلنڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ایک آدھ استثنائی صورت کے سوا آپ کو کبھی یقین نہیں آئے گا کہ دکاندار نے ٹھیک قیمت بتائی ہے اور جو صفات جوتے کی گنوائی ہیں وہ دراصل اس میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کے دل میں اتنی بد اعتمادی ہوگی کہ قیمت چکاتے وقت آپ مطلوبہ قیمت سے نصف قیمت پیش کریں گے۔ اور آخر دونوں قیمتوں کے درمیان کہیں فیصلہ ہو جائے گا۔ آپ جوتا خرید لیں گے لیکن پھر بھی آپ کے دل میں وسوسہ رہے گا کہ کہیں آپ لٹ نہ گئے ہوں۔

راقم الحروف نے ایک دفعہ ایک چپلی انارکلی سے خریدی۔ تھوڑی دیر استعمال کرتے پر دونوں تلے علیحدہ جا پڑے۔ دکاندار سے جا کر شکایت کی تو اس نے ایک موچی کی طرف اشارہ کیا کہ اسے ایک روپیہ دیدیں یہ مضبوطی سے تلے پھر جوڑ دیگا۔ پوچھا گیا کہ پہلے کیوں نہ بتلایا تو جواب دیا کہ اگر بتلایا جاتا تو آپ شاید نہ خریدتے۔ ایسی ایسی باتوں سے آپ کو روز واسطہ پڑتا ہے۔ معاشرہ کی یہ صورت حال واقعی بڑی افسوسناک ہے اور سخت اصلاح طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری قوم کو اصلاح حال کی توفیق دے۔ آمین۔

محترم سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کیلئے دعا کی تحریک!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

سکندرآباد دکن انڈیا کی تار سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب سکندرآباد بیمار ہیں۔ اور کمزوری تشویشناک حالت تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب گو صحابی یعنی اولون میں داخل نہیں ہیں مگر خدا تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے سابق کا مقام عطا فرمایا ہے اور تبلیغ اور مالی قربانی کے میدان میں ان کی خدمات غیر معمولی طور پر نمایاں ہیں اور وہ بعد میں آکر بہتوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ احباب جماعت اپنے اس مخلص اور ممتاز بھائی کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

فقط والسلام　خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۶/۵۹